

## فہرست

صفحہ	عنوانات
۱۰	مقدمہ
۱۴	خطبہ الکتاب
۱۷	حج و عمرہ کی فرضیت کے دلائل
۱۸	حج کے لئے جلدی کرنا
۲۰	حج اور عمرہ زندگی میں ایک بار فرض ہے۔
۲۰	گناہوں اور مظالم سے توبہ کرنے کا بیان
۲۲	حج کے لئے حلال کمائی
۲۳	حج کا قصد رضائے الہی ہو
۲۷	میقات پر پہنچ کر حاجی کیا کرے؟
۲۸	حائضہ اور نفاس والی عورت کا حکم

لَبَّيْكَ، اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ،

میں حاضر ہوں، اے میرے رب! میں حاضر ہوں،

لَبَّيْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ

میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں،

لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَ

میں حاضر ہوں، بے شک ساری تعریفیں اور

النِّعْمَةُ لَكَ وَالْبُلْكُ،

نعمتیں تیرے ہی لئے ہیں، اور ساری بادشاہی بھی،

لَا شَرِيكَ لَكَ

تیرا کوئی شریک نہیں۔

صفحہ	عنوانات
۲۹	داڑھی منڈانا حرام ہے
۳۰	عورت جس لباس میں چاہے احرام باندھ سکتی ہے
۳۲	احرام کے علاوہ لفظوں میں نیت کرنا بدعت ہے
۳۳	میقات کا بیان
۳۴	حاجی کے لئے میقات سے بلا احرام گزرنا حرام ہے
۳۸	حج مکمل کرنے کے بعد کثرت سے عمرہ کرنا مسنون نہیں
۴۰	موسم حج کے علاوہ جو شخص میقات پر پہنچے، اس کو عمرہ کے احرام کی نیت کرنی چاہیے
۴۱	اشہر الحج میں جس حاجی کے پاس جانور ہو وہ قرآن کی اور جس کے پاس نہ ہو وہ تمتع کی نیت کرے
۴۳	عذر کے خوف سے مشروط احرام باندھنا
۴۴	بچے کا حج

صفحہ	عنوانات
۴۷	احرام کی ممنوع اور مباح چیزوں کا بیان
۵۵	مکہ میں آنے کے بعد حاجی کیا کرے؟
۵۶	مسجد حرام میں داخلہ اور طواف کا بیان
۵۸	عورتوں کے لئے پردہ اور ترک زینت ضروری ہے۔
۶۰	طواف وسیعی کی کوئی مخصوص دعاء نہیں
۶۲	سعی اور اس کے آداب کا بیان
۶۷	آٹھویں ذی الحجہ کو منیٰ جانے کا بیان
۶۸	۹ ذی الحجہ کو عرفہ جانے کا بیان
۶۹	عرفات میں وقوف اور اس کے آداب کا بیان
۷۱	قرآن وحدیث کی منتخب دعائیں
۸۷	مزدلفہ میں رات گزارنے کا بیان
۸۸	عورتوں اور بچوں کو نصف شب کے بعد منیٰ بھیجنا چاہیے۔

صفحہ	عنوانات
۱۰۴	جانور ذبح نہ کرنے والا تین دن ایام حج میں اور سات دن گھرجا کر روزہ رکھے
۱۰۶	حج پر امر بالمعروف واجب ہے
۱۰۶	نماز باجماعت کی پابندی
۱۰۸	حاجی کے لئے گناہوں سے اجتناب ضروری ہے۔
۱۱۶	مکہ مکرمہ سے واپسی
۱۱۷	حائضہ اور نفاس والی عورت کے علاوہ طواف و دارع سب پر واجب ہے
۱۱۸	مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کا بیان
۱۳۳	قبر نبوی ﷺ کی زیارت واجب نہیں
۱۳۷	مسجد قبا اور بقیع کی زیارت مستحب ہے
۱۴۱	ملحوظات

صفحہ	عنوانات
۸۹	صبح روشن ہوتے ہی منی میں جانا اور کنکریاں مارنا وغیرہ
۹۱	قربانی کے ایام کا بیان
۹۳	متمتع حاجی کے لئے ایک سعی کافی نہیں
۹۶	یوم النحر کو پہلے رمی، پھر نحر، پھر حلق، پھر طواف کرنا چاہیے
۹۸	منی کے لئے واپسی اور وہاں تین دن کا قیام
۹۸	کنکریاں مارنے کے آداب کا بیان
۹۹	منی میں دو دن کا قیام جائز ہے لیکن تین دن کا افضل ہے۔
۱۰۰	بچوں، بیماروں اور بوڑھوں اور حاملہ عورتوں کی طرف سے کنکریاں مارنا جائز ہے۔
۱۰۳	متمتع اور قارن پر دم واجب ہے۔
۱۰۳	قربانی کا جانور حلال کمائی کا ہونا چاہیے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مُقَدِّمَةٌ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ أَمَا بَعْدُ:

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن بیت اللہ کا حج ہے، جو ہر اس عاقل و بالغ مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے جو ز اور اہ رکھتا ہو، سفر حج میں کوئی شرعی مانع (بیماری وغیرہ) نہ ہو اور راستہ بھی ایسا پر خطر نہ ہو کہ ہلاکت کا اندیشہ ہو۔ اگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو ہر پانچ سال بعد حج یا عمرہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے گھر حاضری کا اہتمام کرنا چاہیے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ بندہ جسے میں صحت بخشوں، وسعت رزق سے نوازوں، پانچ سال گزر جائیں مگر وہ پھر بھی میرا مہمان نہ بنے تو وہ بہت بڑے اجر اور میری رضا سے محروم ہے۔ (ابن حبان، صحیح الترغیب : ۴۲/۲)

آپ ﷺ نے حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کرنے کا بھی حکم فرمایا اور فرمایا: کہ اس سے تنگدستی و فقر دور ہوتا ہے، گناہ معاف ہوتے ہیں (مجمع

الزوائد: ۳/۲۷۷) اور حج مبرور کی جزا جنت ہے (بخاری : ۱/۲۳۸، مسلم : ۱/۴۳۶)۔ مگر یہ اجر و ثواب تبھی ہے جب حج اور عمرہ سنت نبوی کے مطابق اور اخلاص نیت سے کیا جائے۔ اور منہیات سے پرہیز کیا جائے۔ ورنہ حج و عمرہ کے اجر و ثواب سے محروم رہے گا۔ حج کے احکام و مسائل کے بارے میں بیسیوں کتابیں بازار میں دستیاب ہیں اور ہر ایک کا اپنا ہی رنگ و ڈھنگ ہے۔ انہی کتب میں سے ایک جامع کتاب سعودی عرب کے سابق مفتی اعظم ساحتہ الشیخ جناب عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ کی تالیف ہے۔ فضیلتہ الشیخ ابن باز کا اسم گرامی ہی کتاب کی ثقاہت اور عظمت کی دلیل ہے۔ اصل کتاب عربی میں ہے، جس کے اردو ترجمہ و تفہیم کی سعادت ہند کے نامور عالم دین جناب حضرت مولانا مختار احمد ندوی حفظہ اللہ کو حاصل ہوئی۔ ایک عرصہ سے سعودیہ اور برصغیر پاک و ہند میں اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ لاکھوں مسلمانوں نے اس سے استفادہ کیا اور حج و عمرہ کو مسنون طریقہ سے ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اسی کتاب کو ادارۃ العلوم الاثریہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ یہ ایڈیشن اپنے سابقہ ایڈیشنوں سے اس اعتبار سے ممتاز ہے کہ:

۱۔ اردو ترجمہ کا از سر نو اصل عربی کتاب سے تقابل کیا گیا۔

۲۔ بعض مقامات پر پہلے جو ترجمہ رہ گیا تھا، اس کو مکمل کیا گیا۔

۳۔ عبارت میں جہاں کہیں ابہام تھا، آسان الفاظ میں اس کی وضاحت کر دی گئی۔

۴۔ اصل کتاب میں حدیث کا جو حوالہ تھا اس کی مختصر استخراج کر دی گئی۔ اور

۵۔ جہاں کوئی حوالہ نہ تھا اس کی بھی نشاندہی کر دی گئی۔

یہ کام ادارہ کے رفیق حضرت مولانا عبدالحی انصاری حفظہ اللہ نے بڑی عرق ریزی سے کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے اور اس کا بہتر اجر عطا فرمائے۔ اسی طرح اس کتاب کی طباعت میں جن حضرات نے حصہ لیا، دل کی گہرائیوں سے ان کے بارے میں بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے اس کتاب کو صدقہ جاریہ بنائے اور ان کو اپنی مرضیات سے نواز تارہے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

ضادم العلم والعلماء

ارشاد الحق اثری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَهُ۔

اما بعد! مسائل حج کی بابت یہ مختصر مجموعہ ہے، جو کتاب اللہ، اور سنت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں حج، عمرہ اور زیارت کے اکثر مسائل پر مشتمل ہے میں نے اسے اپنے اور سب مسلمانوں کے لئے جمع کیا ہے۔ میں نے ان مسائل کو دلیل کے ساتھ لکھنے میں بڑی کوشش کی ہے۔ یہ رسالہ پہلی مرتبہ ۱۳۶۳ھ میں جلالة الملك عبدالعزيز بن عبدالرحمن الفيصل قدس اللہ روحہ واکرم مثواه کے خرچ پر شائع ہوا تھا۔ اسکے بعد میں نے اسکے مسائل کو کچھ اور مفصل بیان کیا اور جن تحقیقات کی ضرورت محسوس کی ان کا اضافہ کیا، اور اسے دوبارہ چھاپنا چاہتا کہ بندگان الہی کو اس سے فائدہ پہنچے۔ اور اس کا نام ”التحقیق والایضاح لکثیر من مسائل الحج والعمرة والزيارۃ علی ضوء الكتاب والسنة“ رکھا۔ بعد میں میں نے اس میں بہت سے اہم اضافے اور مفید تنبیہات شامل کیں تاکہ کتاب پوری طرح مفید ہو جائے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا نفع عام کر دے اور اس کوشش کو اپنی ذات کریم کے لئے خاص کر لے اور جنت نعیم میں داخل ہونے کیلئے اسے ذریعہ بنادے۔ آمین۔ بے شک اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے۔

عبدالعزیز بن عبداللہ آل باز



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## خطبة الكتاب

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى عَبْدِهِ وَرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ  
اما بعد! یہ ایک مختصر رسالہ ہے، جس میں حج اور اس کے فضائل و آداب اور سفر حج کا ارادہ کرنے والوں کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے، ان کا بیان موجود ہے اور اختصار و وضاحت کے ساتھ حج و عمرہ اور زیارت کے بہت سے اہم مسائل کا ذکر ہے۔ میں نے اس رسالہ میں صرف انہی امور کو موضوع بحث بنایا ہے، جن پر کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے دلیل قائم ہے۔ میں نے انہیں محض مسلمانوں کی خیر خواہی کی نیت اور اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں جمع کیا ہے:

﴿وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَ يُتَنَفَعُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الذاریات: ۵۵)  
”اور نصیحت کیجئے، بے شک نصیحت مومنوں کو نفع پہنچائے گی“

اور ارشاد الہی:

﴿وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنَهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ﴾ (آل عمران: ۱۸۷)

”اور جب اللہ نے اہل کتاب سے عہد لیا کہ اس کتاب کو عام لوگوں کے سامنے ظاہر کرنا اور چھپانا نہیں۔“  
اور ارشاد الہی:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾ (المائدہ: ۲)

”اور نیکی و تقویٰ میں ایک دوسرے کی اعانت کرتے رہو“

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث صحیحہ کے مصداق جس میں آپ نے فرمایا:  
الَّذِينَ النَّصِيحَةُ، قِيلَ لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلَا نِيَمَةَ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ.

(مسند احمد: ۱۰۲/۲، مسلم: باب بيان الدين النصيحة)

”دین خیر خواہی کا نام ہے، کہا گیا یا رسول اللہ ﷺ کس کے لئے؟ آپ نے فرمایا: اللہ، اسکی کتاب، اسکے رسول ﷺ، ائمہ مسلمین اور عام مسلمانوں کیلئے“  
اور طبرانی نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے، جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، انہوں نے فرمایا:

”میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے لوگوں کو شہروں میں بھیجوں تاکہ وہ اس کی تحقیق کریں کہ جن لوگوں کو حج کی طاقت ہے، پھر بھی حج نہیں کرتے وہ ان پر جزیہ مقرر کر دیں، ایسے لوگ مسلمان نہیں، ایسے لوگ مسلمان نہیں۔“

(التلخیص الحبیہ: ۲۳۶/۲)

اور حضرت علیؓ سے روایت ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص حج پر قادر ہو پھر بھی چھوڑ دے تو اس کیلئے یہ برابر ہے کہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر“

(ترمذی: ۷۸/۲، شعب الایمان بیہقی: ۳۳۰/۳، حدیث: ۳۹۷۸ فی اسنادہ مقال)

## حج کے لیے جلدی کرنا

جس پر حج فرض ہو چکا ہو اور اس نے ابھی تک نہ کیا ہو تو اس کو جلدی کرنا چاہیے۔ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”فریضہ حج کے لئے جلدی کرو، کسی کو معلوم نہیں کہ اس کو کیا عذر پیش آ جائے۔“ (مسند احمد: ۳۱۴/۱)

کیونکہ جس پر حج فرض ہو چکا ہے اس کے لئے اللہ کے اس ارشاد کے مطابق فوراً حج ادا کرنا واجب ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا. وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ﴾ (آل عمران: ۹۷)

”اور اللہ کی رضا کے لئے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے، جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو انکار کرے تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے۔“

اور اپنے خطبہ میں نبی ﷺ کا یہ ارشاد: ”لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے اس لئے حج کرو۔“ (صحیح مسلم: ۴۳۲/۱)

اور عمرہ کے وجوب پر بہت سی حدیثیں مروی ہیں جن میں سے ایک وہ حدیث بھی ہے کہ جب حضرت جبرائیلؑ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کی بابت پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور تم نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور حج کرو اور عمرہ کرو اور جنابت کا غسل کرو، اور پورا وضو کرو، اور رمضان کے

روزے رکھو۔

(صحیح ابن خزیمہ: ۴/۱، سنن دارقطنی: ۲۸۲/۲، وقال هذا اسناد ثابت صحیح)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث بھی کہ انہوں نے پوچھا: ”یا رسول اللہ! کیا عورتوں پر بھی جہاد فرض ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں لڑائی نہیں، یعنی حج اور عمرہ۔“ (مسند احمد: ۱۶۵/۶)

وسنن ابن ماجہ: ص ۲۱۴ باسناد صحیح، باب، الحج جہاد النساء)

## حج اور عمرہ زندگی میں ایک بار فرض ہیں

”حج ایک مرتبہ فرض ہے اس سے زیادہ ہو تو نفل ہے۔“ (مسند احمد: ۲۹۱/۱)

البتہ نفل حج اور عمرہ کثرت سے کرنا مسنون ہے، جیسا کہ صحیحین میں ابو ہریرہ ؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنا درمیان کی خطاؤں کیلئے کفارہ ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں۔“ (بخاری: ۲۳۸/۱ و مسلم: ۴۳۶/۱)

## گناہوں اور مظالم سے توبہ کرنے کا بیان

جب مسلمان حج یا عمرہ کے سفر کا ارادہ کرے، تو اس کو چاہیے کہ اپنے گھر

والوں اور دوستوں کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرے، یعنی احکاماتِ الہی پر عمل اور نواہی سے اجتناب کی تاکید کرے اور جو قرض اس نے لینا ہے یا دینا ہے اس کو لکھ ڈالے اور اس پر گواہ بنادے اور یہ بھی ضروری ہے کہ تمام گناہوں سے سچی توبہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

(النور: ۳۱)

”اے ایمان والو! تم سب اللہ سے توبہ کرو تا کہ فلاح پاؤ۔“

اور سچی توبہ ہے گناہوں سے باز آنا، ان کو چھوڑ دینا، پچھلے گناہوں پر نادم ہونا اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کرنا، اگر اس کے پاس لوگوں کے مال، آبرو، یا جان کا کوئی حق باقی ہو تو اپنے سفر سے پہلے اسے ادا کر دے یا ان سے معاف کروالے، جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

”جس شخص کے پاس اس کے بھائی کے مال و جان کا کوئی حق باقی ہو اسے اس دن کے آنے سے پہلے پاک و صاف کر دے جس دن نہ درہم ہو گا نہ دینار۔ اگر اس کے پاس عمل صالح ہو گا تو صاحبِ حق کو دے دیا جائے گا اور اگر اس کے پاس عمل صالح نہیں ہو گا تو صاحبِ حق کے گناہ اس پر لا دیئے



## حائضہ اور نفاس والی عورت کا حکم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ کے لئے احرام باندھ رکھا تھا اور وہ حائضہ ہو گئیں، تو آپ نے ان کو حکم فرمایا کہ غسل کر لیں اور حج کے لئے احرام باندھیں۔ (مسلم: ۳۹۱/۱)

اور اساءؓ کو جب ذوالحلیفہ میں بچہ پیدا ہوا، تو آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ غسل کر لیں اور کپڑا استعمال کریں پھر احرام باندھ لیں۔ (مسلم: ۳۸۵/۱) اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ حائضہ یا نفاس والی عورت جب میقات پر پہنچے، تو غسل کر کے لوگوں کے ساتھ احرام باندھ لے اور بیت اللہ کے طواف کے علاوہ باقی حج کے تمام کام ویسے ہی کرے جیسے دوسرے حاجی کرتے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ اور اساء بنت عمیس رضی اللہ عنہما کو اس کا حکم فرمایا۔

احرام باندھنے والے کیلئے مستحب ہے کہ اپنی مونچھیں، ناخن کاٹ لے نیز زیر ناف اور بغل کے بال صاف کر لے، اور اس طرح کی جو بھی ضرورت ہو پوری کر لے تاکہ احرام باندھنے کے بعد حالت احرام میں اس کی ضرورت نہ پڑے۔ یہ اس لئے بھی مناسب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان چیزوں کی نگہداشت کا حکم دوسرے اوقات کے لئے بھی فرمایا ہے جیسا کہ صحیحین میں

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ چیزیں فطرت میں شامل ہیں۔ ختنہ کرانا، زیر ناف بال صاف کرنا، مونچھ چھوٹی کرنا، ناخن تراشنا اور بغل کے بال اکھاڑنا۔ (بخاری: ۷/۲۷۷۵ و مسلم: ۱/۱۲۸) اور صحیح مسلم میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مونچھ تراشنے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال اکھاڑنے اور مونے زیر ناف مونڈنے کیلئے ہمارے لئے وقت مقرر کیا گیا کہ ہم انہیں چالیس دنوں سے زیادہ نہ بڑھائیں۔ (مسلم: ۱/۱۲۹)

نسائی میں یوں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کاموں کیلئے ہمارے لئے وقت مقرر کیا ہے۔ (نسائی: ۱/۴) یہ روایت احمد (۱۲۲/۳) ابوداؤد (۴/۱۳۵، ۱۳۶) اور ترمذی (۹/۴) میں بھی نسائی کے الفاظ میں منقول ہے۔ البتہ احرام کے وقت سر کے بالوں کا کچھ حصہ مونڈنا نہ عورت کیلئے جائز ہے نہ مرد کے لیے۔

## داڑھی منڈوانا حرام ہے

داڑھی کا مونڈنا یا اس کا کچھ حصہ بھی کم کرنا ہر وقت حرام ہے بلکہ داڑھی کو چھوڑ دینا اور اس کو بڑھانا واجب ہے، جیسا کہ صحیحین میں عبد اللہ بن عمرؓ سے

ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کی مخالفت بھی ہوتی ہے۔ واللہ الموفق۔

موسم حج کے علاوہ جو شخص میقات پر پہنچے اس کو عمرہ

کے احرام کی نیت کرنی چاہیے

معلوم ہونا چاہیے کہ میقات تک پہنچنے والوں کی دو صورتیں ہیں:

(۱)۔ اگر حج کے مہینوں کے علاوہ مثلاً رمضان اور شعبان میں پہنچیں تو ان کو چاہیے کہ عمرہ کی نیت سے احرام باندھ لیں اور اس طرح زبان سے لبیک پکاریں۔ لَبَّيْكَ عُمْرَةً يَا اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح لبیک ان لفظوں میں پکاریں:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ  
لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ  
لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

یہ تلبیہ اور ذکر الہی کثرت سے کرتے ہوئے بیت اللہ تک پہنچیں۔ پھر بیت اللہ پہنچ کر تلبیہ بند کر دیں اور بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائیں اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھ کر صفا کی طرف چلے جائیں، صفا اور مروہ کے درمیان

سات چکر لگائیں، اس کے بعد اپنے سر کے بال منڈوائیں یا چھوٹے کرادیں۔ ان کا عمرہ پورا ہو گیا اور احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہو گئی تھیں اب حلال ہو گئیں۔

(۲)۔ دوسری صورت یہ ہے کہ حاجی میقات پر حج کے مہینوں یعنی شوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں پہنچے۔ ایسے شخص کو تین باتوں کا اختیار حاصل ہے، صرف حج یا صرف عمرہ یا دونوں ایک ساتھ، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر جب ذیقعدہ میں میقات پر پہنچے تو آپ نے اپنے اصحاب کو ان تینوں میں سے کوئی ایک طریقہ اپنانے کا اختیار دے دیا۔ (بخاری: ۲۱۲/۱، مسلم: ۳۸۸/۱)

اشہراج میں جس حاجی کے پاس جانور ہو وہ قرآن اور جس کے پاس نہ ہو وہ تمتع کی نیت کرے

ایسے شخص کے بارے میں سنت یہ ہے کہ اگر اس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو تو وہ صرف عمرہ کا احرام باندھے، اور وہ سب ارکان ویسے ہی ادا کرے جیسے غیر موسم حج میں عمرہ کرنے والا ادا کرتا ہے۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ